احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

بدھ 11 ستمبر 2013ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

بدھ 11 ستمبر 2013ء 4 ذیقعد 1434 ہجری 11 تبوک 1392 ہش جلد 63-98 نمبر 207

اے قادر وتوانا

اے قادر و توانا آفات سے بچانا
ہم تیرے در پہ آئے ہم نے ہے تجھ کو مانا
غیروں سے دل غنی ہے جب سے ہے تجھ کو جانا
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

(درثمین)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

یہ مت خیال کرو کہ ہم نے ظاہری طور پر بیعت کر لی ہے۔ ظاہر کچھ چیز نہیں۔ خدا تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے اور اسی کے موافق تم سے معاملہ کرے گا۔ دیکھو میں یہ کہہ کر فرض...... سے سبکدوش ہوتا ہوں کہ گناہ ایک زہر ہے اس کو مت کھاؤ۔ خدا کی نافرمانی ایک گندی موت ہے اس سے بچو۔ دعا کرو تا تمہیں طاقت ملے۔ جو شخص دعا کے وقت خدا کو ہر ایک بات پر قادر نہیں سمجھتا۔ بجز وعدہ کی مستثنیات کے وہ میری جماعت میں سے نہیں۔ جو شخص جھوٹ اور فریب کو نہیں چھوڑتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص دنیا کے لالچ میں پھنسا ہوا ہے اور آخرت کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم نہیں رکھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔

جو شخص پورے طور پر ہر ایک بدی سے اور ہر ایک بدعملی سے یعنی شراب سے اور قمار بازی سے۔ بدنظری سے اور خیانت سے۔ رشوت سے اور ہر ایک ناجائز تصرف سے توبہ نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص پنجگانہ نماز کا التزام نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص دعا میں لگا نہیں رہتا اور انکسار سے خدا کو یاد نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص بدرفیق کو نہیں چھوڑتا جو اس پر بد اثر ڈالتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص اپنے ماں باپ کی عزت نہیں کرتا اور امور معروفہ میں جو خلاف قرآن نہیں ہیں ان کی بات کو نہیں مانتا اور ان کی تعہد خدمت سے لاپرواہ ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص اپنی اہلیہ اور اس کے اقارب سے نرمی اور احسان کے ساتھ معاشرت نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص اپنے ہمسایہ کو ادنیٰ ادنیٰ خیر سے بھی محروم رکھتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص نہیں چاہتا کہ اپنے قصوروار کا گنہ بخشے اور کینہ پرور آدمی ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ ہر ایک مرد جو بیوی سے یا بیوی خاوند سے خیانت سے پیش آتی ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص اس عہد کو جو اس نے بیعت کے وقت کیا تھا کسی پہلو سے توڑتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص مجھے فی الواقع مسیح موعود و مہدی معہود نہیں سمجھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 19ص 18)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ڈینگی بخار کا نسخہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ڈینگی بخار کیلئے درج ذیل نسخہ تجویز فرمایا ہے۔

ڈینگی بخار میں مبتلا ہو جانے کی صورت میں

1- Aconite+ Arsanic Alb 200

2- Typhiodinum+ Pyrogenium 200

(مندرجہ بالا دوسرے نمبر کی ادویات 30 کی بجائے 200 میں استعمال کریں)

باری باری ہفتہ میں ایک ایک بار (تین دن کے وقفہ سے)

3- Bryonia + Rhustox+Ipecac +Eupatorium +China 30

ملا کر دن میں دو بار صبح اور شام

4- Echinacea-Q

دس قطرے چند گھونٹ پانی میں ملا کر دن میں دو بار۔ کھانے کے بعد

ڈینگی بخار کی وباء کے حفظ ماتقدم کیلئے دوائیں

1- Dengue Fever -200

ہفتہ میں ایک بار

2- Bryonia + Rhustox+Ipecac +China +Eupatorium 30

ملا کر دن میں ایک بار

دارالضیافت میں قربانی

بیرون ربوہ نیز بیرون پاکستان سے ایسے احباب جو جماعتی نظام کے تحت عیدالاضحیٰ کے موقع پر مرکز سلسلہ میں قربانی کروانے کے خواہشمند ہوں وہ اپنی رقوم بالتفصیل ذیل جلد از جلد خاکسار کو بھجوا دیں

قربانی بکرا -/14000 روپے

قربانی حصہ گائے -/7000 روپے

(نائب ناظر ضیافت ربوہ)

کشتی نوح تاثیرات، بار بار پڑھنے کی تاکید۔ کثرت اشاعت کی ہدایت اور اعتراضوں کا جواب

کشتی نوح کا بار بار مطالعہ کرو اور اس کے مطابق اپنے آپ کو بناؤ (حضرت مسیح موعود)

عبدالسمیع خان

حضرت مسیح موعود نے کشتی نوح ایسے وقت (تاریخ اشاعت 5/اکتوبر 1902ء) میں لکھی جب دنیا خدا سے دوری اور اخلاقی تباہی کی وجہ سے سخت غضب الٰہی کا شکار تھی اور ہندوستان خصوصاً ایک مامور من اللہ کے انکار کی وجہ سے طاعون کا نشانہ بن رہا تھا۔

اس کتاب میں حضرت مسیح موعود نے قرآن و سنت کی روشنی میں اپنا پیغام درج کیا اور وہ تعلیم بیان کی جو احمدی جماعت کے لئے ضروری اور نجات کا باعث ہے۔ آپ نے الہامی تصریحات کے مطابق اس کو کشتی نوح سے تشبیہ دی جو طوفان ضلالت سے مومنوں کو بچا سکتی ہے۔ فرمایا

ایک طوفاں ہے خدا کے قہر کا اب جوش پر
نوح کی کشتی میں جو بیٹھے وہی ہو رستگار

(درثمین، صفحہ 144)

اس کتاب سے ہزارہا سعید روحوں نے فائدہ اٹھایا ان میں وہ بھی تھے جو احمدی تھے اور اس تعلیم پر عمل پیرا ہو کر اس الہام کے تحت حفاظت الٰہی کے حقدار ہوئے کہ

انی احافظ کل من فی الدار۔

(الہام 8/اپریل 1902ء، تذکرہ: صفحہ 348)

یعنی میں ہر ایک کو جو تیرے گھر کی چار دیوار کے اندر ہے طاعون سے بچاؤں گا۔

اور وہ بھی تھے جو احمدی نہیں تھے انہوں نے اس کتاب کے مطالعے سے قبول احمدیت کی توفیق پائی اور رستگار ہو گئے۔

سعید روحیں

حضرت غلام حیدر صاحب ولد میاں خدا بخش صاحب سکنہ احمد نگر ضلع گوجرانوالہ بیان کرتے ہیں۔

سال 1903ء میں مجھے نماز پڑھنے کا شوق ہوا چنانچہ میں نے نماز پڑھنی شروع کی تو میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ایک بزرگ آدمی کے ہمراہ اس کے ہاتھ میں ہاتھ ڈالے خانہ کعبہ کا طواف کر رہا ہوں۔ اسی اثناء میں ایک چٹھی رساں نے مجھے کشتی نوح لا کر دی۔ اسے میں نے غور سے پڑھا، مخالفین نے شور مچانا شروع کیا اور مشورہ دیا کہ احمدیوں کی کتابیں نہ منگوائی جائیں۔ پھر میں نے قرآن شریف باترجمہ پڑھنا شروع کیا۔ کشتی نوح کو قرآن شریف کے تابع پا کر میں نے ارادہ کیا کہ اب مجھے بیعت کر لینی چاہئے۔ اس چٹھی رساں نے پھر مجھے حضرت صاحب کا فوٹو لا کر دکھایا۔ فوٹو کو دیکھ کر میں حیران رہ گیا کہ یہ فوٹو تو اسی شخص کا ہے جس کے ہاتھ میں ہاتھ ڈال کر میں خانہ کعبہ کا طواف کر رہا تھا۔

(الفضل 21 ستمبر 2001ء، صفحہ 1)

ملک حسن خان ریحان صاحب (ریٹائرڈ پنشنر پولیس) آف چھنی تاجہ ریحان تحصیل بھلوال بچپن سے ہی پنجوقتہ نماز کے عادی بلکہ تہجد گزار تھے۔ احمدی ہونے سے پہلے اپنے محکمہ کے ایک سینئر افسر سے جو احمدی تھے کے ساتھ سخت درشت کلامی سے پیش آتے لیکن وہ ہمیشہ حسن سلوک سے پیش آتے بالآخر احمدی افسر کا حسن اخلاق کا وار کارگر ثابت ہوا اور ان کے کہنے پر کہ جس بزرگ کو تم جھوٹا سمجھتے ہو اگر وہ اپنے دعویٰ میں سچا ہوا تو پھر تمہاری ریاضت اور عبادت کس کام کی ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے سامنے حاضری کے وقت کیا جواب دو گے۔ اس پر ان کے دل میں خوف پیدا ہوا اور اپنے افسر سے حضرت مسیح موعود کی کوئی کتاب طلب کی۔ انہوں نے کشتی نوح پڑھنے کو دی تو مزید تجسس بڑھا اور ایک دو کتب مزید مطالعہ کرنے کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی خدمت میں بیعت کا خط لکھ دیا اور پھر آئندہ جلسہ سالانہ پر قادیان میں بیعت سے مشرف ہوئے۔ (الفضل 21 جون 2002ء)

مکرم میاں عبدالقیوم صاحب لکھتے ہیں:

میرے والد محترم مکرم **میاں محمد عالم صاحب** مرحوم نے خاکسار سے کئی بار ذکر کیا کہ انہوں نے 1901ء میں محکمہ پولیس میں ملازمت کی تو بعض مخالفین کی زبانی اتنا معلوم ہوا کہ قادیان میں ضلع گورداسپور کے ایک مغل رئیس نے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور علماء نے ان کی سخت مخالفت کی ہے۔ محکمہ پولیس کے عمومی ماحول کی وجہ سے محترم والد صاحب اس طرف زیادہ توجہ نہ دے سکے حتیٰ کہ 1908ء میں حضرت مسیح موعود کی وفات ہوئی اور ہندوستان بالخصوص پنجاب کے اخبارات میں حضور کا تذکرہ ہوا۔ تو اس وقت مجھے احمدیت کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرنے کا شوق پیدا ہوا۔ لیکن محکمہ کے پراگندہ ماحول کی وجہ سے اس سلسلہ میں قابل ذکر پیش رفت نہ ہو سکی۔ آپ 1919ء کے لگ بھگ جب بطور ایس ایچ او چونترہ ضلع راولپنڈی ڈیوٹی پر تھے تو پیچش کی شدید تکلیف ہو گئی اور سول ہسپتال داخل ہونا پڑا۔ محترم ملک غلام نبی صاحب والد جنرل اختر علی ملک و جنرل عبدالعلی ملک ساکن پنڈوری علاقہ تھانہ چونترہ اس علاقہ کے معروف زمیندار رئیس اور مخلص احمدی دوست تھے۔ ایک دفعہ والد صاحب کی بیمار پرسی کے لئے ہسپتال تشریف لائے حال احوال اور خیریت دریافت کرنے کے بعد واپسی پر سلسلہ احمدیہ کی کچھ کتب چھوڑ گئے۔ والد صاحب اس وقت روبصحت تھے انہوں نے ان کتب (**کشتی نوح، فتح اسلام وغیرہ**) کا مطالعہ شروع کر دیا اور مزید معلومات حاصل کرنے کا تجسس ہوا۔ جب دوبارہ ملک صاحب موصوف ہسپتال تشریف لائے تو والد صاحب نے ان کتب کی افادیت کا ذکر کیا اور مزید لٹریچر مطالعہ کے لئے منگوانے کی خواہش کی۔ چنانچہ محترم ملک صاحب نے مزید کتب کچھ اپنی طرف سے اور کچھ مرکز قادیان سے منگوا کر دیں۔ یہ سلسلہ مطالعہ اور باہمی ملاقاتوں کا بعد میں لمبا عرصہ چلا یہاں تک کہ ایک مرتبہ جب والد صاحب ایک غیر احمدی پولیس اہلکار کے ہمراہ دوپہر کے وقت راجہ بازار کی طرف آ رہے تھے تو راجہ بازار کے سرے پر واقع مسیحی دارالمطالعہ کے سامنے ایک یورپین پادری ایک ہجوم میں عیسائیت کے بارے میں تقریر کر رہا تھا۔ ان دو افراد کو دیکھ کر مجمع سے باہر آ کر ان کو خوش آمدید کہا۔ اور تبلیغ شروع کر دی وہ حضرت عیسیٰؑ کی زندگی اور بلند مقام کے بارہ میں تقریر کر رہا تھا کہ ہمراہی راجہ سکندر خان اے ایس آئی پولیس نے کہہ دیا کہ میرا دوست احمدی ہے حالانکہ اس وقت تک والد صاحب نے بیعت نہیں کی تھی۔ اس بات پر عیسائی پادری نے کہا میں احمدیوں سے بات نہیں کرتا اور چک اٹھا کر لائبریری کے اندر چلا گیا۔ باہر لوگوں کی کثیر تعداد منتظر کہ پادری صاحب ابھی آتے ہیں مگر وہ نہ آیا اور مجمع مایوس ہو کر منتشر ہو گیا یہ غالباً 1919ء کا ذکر ہے۔ والد صاحب فرماتے تھے کہ ہم دونوں پر اس بات کا گہرا اثر ہوا کہ احمدیت کے نام سے پادری لوگ کس قدر خوف زدہ ہیں اور جماعت احمدیہ کے لٹریچر نے عیسائی مناد کا مؤثر اور منہ توڑ جواب دیا ہے ہم دونوں جماعت احمدیہ کی تعلیمات سے مطمئن ہو کر بیعت کے لئے تیار ہو گئے۔ والد صاحب نے صبح ہی قادیان بیعت کے لئے خط لکھ دیا۔

(الفضل یکم اکتوبر 2001ء صفحہ 6)

مکرم چوہدری عزیز احمد چیمہ صاحب اپنے احمدیت قبول کرنے کے متعلق بتایا کرتے تھے کہ جب آپ آرمی میں تھے تو ایک دن ایک سینئر آفیسر نے آپ کو بلا کر کہا کہ آپ دیکھیں کہ ماتحت یونٹ وقفہ کا ٹائم کس طرح گزارتا ہے۔ آپ نے دیکھا کہ کچھ لوگ گانے بجانے میں مصروف ہیں کچھ تاش کھیل رہے ہیں اور کچھ گپیں مار رہے ہیں لیکن ایک کیمپ میں سے قرآن کریم کی تلاوت کی آواز آ رہی تھی۔ آپ کچھ دیر کیمپ کے باہر کھڑے سنتے رہے اور پھر چلے گئے۔ لوگوں نے اس آدمی کو بتایا کہ صاحب تمہارے کیمپ کے باہر کھڑے تھے۔ آج تمہاری خیر نہیں چنانچہ وہ آپ کے پاس آیا تو آپ نے اس سے کہا کہ وہ آپ کو قرآن پاک پڑھنا سکھا دے کیونکہ آپ قرآن پڑھے ہوئے نہیں تھے چنانچہ اس آدمی نے 30،25 دن میں آپ کو قرآن پاک سکھا دیا۔ اسی دوران Partition ہو گئی وہ آدمی چلا گیا اور آپ کے کمرے میں دو کتابیں "**کشتیٔ نوح**" اور "احمدیت" رکھ گیا۔ ان سے آپ کو احمدیت سے واقفیت حاصل ہوئی۔

قیام پاکستان کے وقت برٹش گورنمنٹ نے آپ کو الاٹمنٹ آفیسر بنایا۔ آپ کے والد صاحب نے آپ کو کہا کہ تمہارے پاس اتنا شاندار موقع ہے اس لئے سب سے پہلے تھوڑی بہت جائیداد اپنے نام کر لو لیکن آپ نے کہا کہ میں امانت میں خیانت نہیں کروں گا۔ اس بات پر آپ کا آپ کے والد صاحب سے جھگڑا ہو گیا اور آپ کچھ عرصہ قادر آباد اپنے سسرال چلے گئے چونکہ آپ کے سسر صوبیدار میجر عبدالقادر اس وقت احمدیت کے نور سے فیضیاب ہو چکے تھے اور گھر میں جماعتی کتب کا ایک خزانہ بھی رکھتے تھے چنانچہ وہاں آپ کو احمدیت کو قریب سے پڑھنے اور جاننے کا موقعہ ملا اس کا آپ پر اتنا گہرا اثر ہوا کہ آپ نے وہیں 1950ء میں احمدیت قبول کی اور باقاعدہ بیعت بھی کر لی اور واپس گھر آنے پر اپنے قبول احمدیت کا اعلان کر دیا۔ (الفضل 10 ستمبر 2004ء، صفحہ 3)

اس کا مصنف جھوٹا نہیں ہو سکتا

مکرم راجہ محمد مرزا خان صاحب لکھتے ہیں:

میری عمر تقریباً 13،12 سال کی ہو گی کہ اپنے

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دار النصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

گاؤں (موضع عادووال تحصیل پنڈ دادنخان ضلع جہلم کے کھیتوں میں بشمول کچھ اورلڑکوں کے اپنے مویشی چرارہا تھا۔ہم لڑکوں نے باہم کوئی کھیل کھیلنا شروع کر دیا جس کی وجہ سے مویشیوں کی طرف توجہ نہ رہی ۔تھوڑی دیر کے بعد دیکھا تو میرے مویشی کچھ فاصلے پر ہماری برادری کے ایک بزرگ راجہ حیات خاں کی فصل میں پہنچ گئے ہیں۔ میں مویشیوں کی طرف دوڑا ادھر فصل کا مالک راجہ حیات خاں بھی اپنے ڈیرہ سے بھاگتا ہوا آیا اور میرے پہنچنے سے پہلے اس نے مویشیوں کو میری طرف دوڑا دیا اور مجھے پہچان کر نہایت غصے اور سخت ناراضگی کے لہجہ میں مجھے کہا ''اومرزیا قادیانیا'' میں بچہ بھی تھا اور قصوروار بھی۔خاموش اپنے مویشی لے کر واپس آگیا اور راجہ حیات خان اپنے ڈیرہ کی طرف چلا گیا۔

جب میں نے طعنہ کے الفاظ پر غور کیا تو یہ حصہ ''اومرزیا'' تو میں نے سمجھا کہ میرے نام کا حصہ بنتا ہے مگر یہ ''قادیانیا'' اس نے کیا کہا ہے کچھ سمجھ نہ آتی تھی کہ ''قادیانیا'' کیا ہوتا ہے اور اس نے میرے لئے یہ لفظ کیوں استعمال کیا ہے۔ کیونکہ اس قسم کا طعنہ اس سے پہلے زندگی میں کبھی سنا نہ تھا۔بہرحال یہ سخت الفاظ ہمیشہ کے لئے میرے ذہن اور قلب پر ثبت ہو گئے۔مگر سمجھ نہ تھی کہ یہ ہے کیا۔ خیر وقت گزرتا گیا۔اور جنگ عظیم دوم 1939ء میں شروع ہوگئی۔ میں 1940ء میں 19 سال کی عمر میں فوج میں بھرتی ہو گیا۔1942ء میں ہمیں اٹلی لے جایا گیا۔اس دوران مصر، لیبیا وغیرہ ممالک میں بھی رہے۔اٹلی میں میرے ساتھ ایک دوست مکرم سید شبیر حسین شاہ صاحب حوالدار آف سیالکوٹ بھی رہتے تھے۔ایک دن ایسا ہوا کہ شاہ صاحب کے پاس میں نے ایک چھوٹی سی کتاب پڑی دیکھ کر اٹھالی۔ جب اس کا ٹائٹل پیج دیکھا اس پر کتاب کا نام **''کشتی نوح''** اور مصنف کا نام ''مرزا غلام احمد قادیانی'' پڑھ کر وہ تقریباً دس سال پرانا راجہ حیات خاں کا طعنہ ''اومرزیا، قادیانیا'' یاد آ گیا اور وہ پرانا سارا نقشہ آنکھوں کے سامنے پھر گیا اور اپنے دل میں کہا کہ یہ تو کوئی مرزا قادیانی ہے اور سچ مچ کا ہے اور ارادہ کیا کہ اس کتاب کو غور سے پڑھوں گا تا کہ پتہ چلے کہ یہ ''مرزا غلام احمد قادیانی'' کون ہے اور انہوں نے اس کتاب میں لکھا ہے تا کہ پھر مجھے یہ اندازہ ہو سکے کہ راجہ حیات خاں نے مجھے کس قسم کا طعنہ دیا تھا۔ چنانچہ میں نے شاہ صاحب سے یہ کتاب پڑھنے کے لئے مانگ لی۔اور نہایت غور سے اس کو محض اس غرض سے پڑھنا شروع کیا کہ کبھی موقع لگا اور زندگی رہی تو راجہ حیات خاں کو اس کا جواب دوں گا۔مگر مجھے کیا پتہ کہ خدا کی پاک تقدیر میرے ساتھ کیا سلوک کر رہی تھی اور کیا معلوم کہ خدا نے اپنے فضل سے اور محض اپنے ہی فضل سے راجہ حیات خاں کے طعنے کو میرے لئے تریاق بنا کر مجھے روحانی بیماریوں سے شفا بخشنے کا ارادہ فرما لیا ہوا تھا۔میں عین سچائی اور دیانت سے یہ کہتا ہوں کہ میں جوں جوں کتاب پڑھتا گیا۔ میری فطری سچائی (جو کہ ہر انسان کے اندر موجود ہے) کو ہدایت سے ایک قرب نصیب ہوتا چلا گیا۔ پوری کتاب پڑھنے کے بعد شرح صدر ہو گیا کہ اس کتاب میں درج تعلیم حق اور اس کا مصنف بھی کبھی جھوٹا نہیں ہو سکتا۔کیونکہ یہ کلام خود بول رہا ہے کہ یہ سچے کا کلام ہے چنانچہ اسی روز 1945ء میں بیعت کا خط قادیان لکھ دیا۔

(الفضل 3/اگست 2006ء، صفحہ 5)

ایک اور مضمون میں لکھتے ہیں:

پھر میں نے **''کشتی نوح''** مکرم سردار خان صاحب کو دی۔ہم دونوں اس سے قبل احمدیت سے بالکل بے خبر اور نا آشنا تھے۔ میں تو جو کچھ کتاب میں لکھا تھا اس سے اس قدر متاثر ہوا کہ فوراً تحریری بیعت کر لی اور مکرم سردار خان صاحب نے بھی کچھ ماہ بعد تحریری بیعت کر لی۔

(الفضل 28 جون 2001ء)

مکرم احمد علی احمدی صاحب سیکرٹری جماعت احمدیہ لدھیکے نیویں ضلع لاہور تحریر فرماتے ہیں کہ 9 ستمبر 1927ء کو **مسٹر سیموئیل عصمت سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ مشن ہائی سکول کلارک آباد** ضلع لاہور میرے ذریعہ احمدی ہوئے۔ وہ قوم سہال سیال ضلع جھنگ کے باشندے ہیں۔انہوں نے اپنے حالات خود قلم بند کر کے مجھے دیئے ہیں جو یہ ہیں۔

''میرے ماں باپ کے مرنے کے بعد مجھے جھنگ سے باہر کھیلتے ہوئے پادری پکڑ کر لے آئے۔ اور لائل پور مشن میں رکھا۔میری عمر 9 یا 10 سال کی تھی۔ پھر وہاں سے دو سال کے بعد گوجرانوالہ میں بھیجا گیا۔ جہاں سے چند ہفتوں کے بعد کلارک آباد ضلع لاہور میں بھیجا گیا۔اس تمام زمانہ میں مجھے بڑی حفاظت سے رکھا گیا۔مسلمانوں سے میل جول تک بھی نہ ہونے دیا۔ پورے آٹھ سال کلارک آباد میں گزارے۔دو سال ہوئے۔منادی کا کام بھی کرتا رہا۔اور سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ مشن ہائی سکول کلارک آباد کا کام بھی میرے ذمہ رہا۔

اب میں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کی کئی ایک کتب مثلاً **کشتی نوح** وغیرہ کے مطالعہ کے بعد جو کہ میں خفیۃً کرتا رہا۔(احمدیت) کو اختیار کرتا ہوں۔میں نے جہاں تک ہو سکا کامل تحقیقات کی ہے۔احباب میری استقامت کے لئے دعا فرماویں۔ (الفضل 12/اکتوبر 1927ء، صفحہ 9)

پورا ایمان رکھو

جناب محمد دین صاحب ہیڈکنسٹیبل پولیس گجرات حال رخصتی محمود آباد ڈاکخانہ کالا گجراں ضلع جہلم لکھتے ہیں:

میں خدا تعالیٰ کی قسم کے ساتھ تحریر ذیل کرتا ہوں۔اس وقت میری عمر قریباً پچاس سال ہے۔ عرصہ گزر چکا ہے۔جبکہ میری ابھی اوائل عمری کا زمانہ تھا۔ ازالہ اوہام اور **کشتی نوح** کا مطالعہ کرتا تھا۔ مجھے کشتی نوح کی عبارت (مریم صدیقہ سے عیسیٰؑ کا پیدا ہونا) کے متعلق شکوک پیدا ہوئے۔ کہ اسی دوران میں رات کو خواب میں دیکھتا ہوں ۔کہ موضع جادہ جو کہ ہمارے گاؤں سے جانب غرب ہے کی طرف جا رہا ہوں۔جب اپنے کھیت میں پہنچا۔تو میری داہنی طرف شمالی جانب سے آتا ہوا ایک بزرگ سفید ریش وسفید پارچات میرے قریب پہنچا۔جس نے آتے ہی السلام علیکم کہہ کر فرمایا۔کہ دیکھ لڑکے تمہارے دل میں جو شکوک پیدا ہو رہے ہیں۔یہ محض شیطانی وساوس ہیں۔ان کو دل سے نکال دو۔اور مسیح موعود پر پورا پورا ایمان رکھو۔کہ یہ وہی مسیح موعود ہیں۔جس کی نسبت پہلے پیشگوئیاں ہوئی ہیں۔خبردار اس راستہ کو نہ چھوڑنا۔

(بشارات رحمانیہ جلد اول، صفحہ 102)

تمہارا مرزا ولی تھا

مکرم ڈاکٹر سید حمید اللہ نصرت پاشا صاحب اپنے والد سید حضرت اللہ پاشا صاحب کے متعلق لکھتے ہیں:

احمدی ہوتے ہی والد مرحوم نے سب سے پہلے اپنے والد، بھائی بہنوں اور دیگر اقارب کو دعوتی خط لکھے۔ ابتداءً بہت شدید ردعمل تھا۔لیکن رشتہ داروں کی طرف سے قطع رحمی کی ہر کوشش کا جواب والد صاحب نے صلہ رحمی سے دیا۔میرے ددھیالی عزیزوں کے سلوک اور میرے والد کے رویہ کا رشتہ آگ اور پانی کا رہا۔ بیعت سے وفات تک قریباً نصف صدی کا طویل عرصہ بھی والد صاحب کے حوصلے اور تحمل کو تھکا نہ سکا۔ اختلاف اگرچہ قائم رہا لیکن مخالفت دھیرے دھیرے مدھم پڑتی گئی۔

والد صاحب نے ایک مرتبہ میرے دادا سید حسینی صاحب کو حضرت مسیح موعود کی تصنیف **''کشتی نوح''** پڑھنے کو دی۔ایک خاص عبارت کو پڑھ کر وہ رہ نہ سکے اور بے ساختہ انہوں نے والد صاحب سے کہا ''واہ! تمہارا مرزا تو ولی تھا۔''

(الفضل 8 مارچ 2003ء)

کشتی نوح کا ادبی مقام

حضرت مسیح موعود کی تحریرات مندرجہ ''کشتی نوح'' سے متاثر ہو کر اردو ادب کے ایک بہت بڑے نقاد جناب وقار عظیم نے ایک روز کلاس روم میں کہا کہ مرزا غلام احمد صاحب کی تحریر کسی ہم عصر سے کم نہیں لیکن ہم تعصب کی وجہ سے اس کو نظرانداز کرتے ہیں۔ وہ وقت قریب ہے کہ ادب میں سے تعصب نکال کر ادبی تصنیفات کا جائزہ لیا جائے گا۔ (الفضل 29 مارچ 1959ء ص 3)

(ماہنامہ انصاراللہ مارچ 1973ء)

مطالعہ کی ترغیب

کشتی نوح اتنی پُراثر اور جامع کتاب ہے کہ حضرت مسیح موعود رفقاء کو اس کتاب کے بار بار مطالعہ کی ترغیب دلاتے تھے۔

ہر احمدی کیلئے تین نصائح

8 نومبر 1902ء کو مونگھیر سے محمد رفیق صاحب بی اے اور محمد کریم صاحب تشریف لائے ہوئے تھے دونوں نے نماز فجر کے وقت حضرت مسیح موعود کی بیعت کی۔ بیعت کر چکے تو حضور نے فرمایا کہ

ہماری کتابوں کو خوب پڑھتے رہو تا کہ واقفیت ہو اور کشتی نوح کی تعلیم پر ہمیشہ عمل کرتے رہا کرو اور ہمیشہ خط بھیجتے رہو۔(ملفوظات جلد2، صفحہ 502)

ایک نوجوان کو گناہوں سے بچنے کے ذرائع بتاتے ہوئے حضرت مسیح موعود نے فرمایا ایک یہ بھی علاج ہے گناہوں سے بچنے کا کہ **کشتی نوح میں جو نصائح لکھی ہیں ان کو روزانہ ایک بار پڑھ لیا کرو۔** (ملفوظات جلد2، صفحہ 399)

فرمایا:

الہام میں جو یہ آیا ہے الاالذین علوا باستکبار یہ بڑا منذر اور ڈرانے والا ہے اس لئے ضروری ہے کہ بار بار کشتی نوح کو پڑھو اور قرآن شریف کو پڑھو اور اس کے موافق عمل کرو کسی کو کیا معلوم ہے کہ کیا ہونے والا ہے تم نے اپنی قوم کی طرف سے جو لعنت ملامت لینی تھی لے چکے۔لیکن اگر اس لعنت کو لے کر خدا تعالیٰ کے ساتھ بھی تمہارا معاملہ صاف نہ ہوا اور اس کی رحمت اور فضل کے نیچے نہ آؤ تو پھر کس قدر مصیبت اور مشکل ہے۔

(ملفوظات جلد2، صفحہ 407)

فرمایا:

میں نے بارہا اپنی جماعت کو کہا ہے کہ تم نرے اس بیعت پر ہی بھروسہ نہ کرنا، اس کی حقیقت تک جب تک نہ پہنچو گے تب تک نجات نہیں۔قشر پر صبر کرنے والا مغز سے محروم ہوتا ہے اگر مرید خود عامل نہیں تو پیر کی بزرگی اسے کچھ فائدہ نہیں دیتی۔ جب کوئی طبیب کسی کو کوئی نسخہ دے اور وہ نسخہ لے کر طاق میں رکھ دے تو اسے ہرگز فائدہ نہ ہوگا کیونکہ فائدہ تو اس پر لکھے ہوئے عمل کا نتیجہ تھا جس سے وہ خود محروم ہے۔ **''کشتی نوح'' کا بار بار مطالعہ کرو اور اس کے مطابق اپنے آپ کو بناؤ۔**

(ملفوظات جلد2، صفحہ 541)

حضرت مصلح موعود کا ارشاد

سیدنا حضرت مصلح موعود نے جلسہ سالانہ 1929ء پر کشتی نوح کے مطالعہ پر خاص زور دیا اور 1930ء میں ہر احمدی کو یہ کتاب پڑھنے کا ارشاد فرمایا۔

آپ نے فرمایا:

اگلے سال تمام کے تمام احمدی پڑھے لکھے یا اَن پڑھ حضرت مسیح موعود کی کتاب کشتی نوح پڑھیں یا سنیں۔ اسی طرح ہر سال ایک کتاب مقرر کر دی جایا کرے تو سب لوگ حضرت مسیح موعود کی ساری کتب سے واقف ہو جائیں گے۔ آپ لوگ جو یہاں موجود ہیں سن لیں اور جو یہاں نہیں انہیں سنا دیں کہ اگلے سال کشتی نوح کا پڑھنا یا سننا ہر ایک احمدی کا فرض ہے۔ زیادہ سے زیادہ یہ تین گھنٹہ میں ختم ہو سکتی ہے اور یہ کوئی بڑی بات نہیں ہے۔

(الفضل 13 جنوری 1930ء)

رفقاء کا طریق

چنانچہ حضرت مسیح موعود کے بزرگ رفقاء کا یہی طریق تھا۔ حضرت ماسٹر عبدالرحمان صاحب نے 8 جولائی 1950ء کو اہل و عیال کے نام ایک وصیت تحریر فرمائی جو صرف دینی امور سے تعلق رکھتی تھی۔ اس وصیت میں آپ نے تاکید فرمائی کہ اگر تم رفقاء کی برکات سے حصہ لینا چاہتے ہو تو ہماری طرح کشتی نوح کا مطالعہ کیا کرو۔ **میں اب بھی سال میں دو ایک مرتبہ اسے پڑھتا ہوں** اور حضرت مسیح موعود کے زمانہ مبارک میں ہم کشتی نوح پڑھ پڑھ کر بعض ہدایات کو خط کشیدہ کر لیتے تھے اور ہفتہ بعد دیکھتے کہ وہ نقص دور ہوا یا خوبی ہم میں پیدا ہوئی یا نہیں۔ اسی طرح رفقاء کیا کرتے تھے اور میں خود تو اپنے بعض عیوب اور کوتاہیوں کو خط کشیدہ کر کے اصلاح کیا کرتا تھا اسی لئے گھر میں اس کتاب کا اور کبھی دوسری کتب حضرت اقدس کا درس دیتا تھا۔

(رفقاء احمد جلد 7، صفحہ 3)

سچی کشتی نوح

ستمبر 1902ء میں لندن میں ایک پادری جان ہیوسمتھ پگٹ نے مسیح ہونے کا دعویٰ کیا۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے ایک خط مسٹر پگٹ کو لکھ کر مزید حالات اس کے دعویٰ کے دریافت کئے تھے جس کے جواب میں اس کے سیکرٹری نے دو اشتہار اور ایک خط روانہ کیا تھا حضرت مفتی صاحب نے 11 نومبر 1902ء کو وہ حضرت مسیح موعود کو سنائے۔ پگٹ کے اشتہار کا جو عنوان انگریزی لفظوں میں تھا اس کے معنے ہیں کشتی نوح۔

حضرت مسیح موعود نے فرمایا:

اب ہماری کشتی نوح جھوٹی پر غالب آجائے گی یورپ والے کہا کرتے تھے کہ جھوٹے مسیح آنے والے ہیں سو اول لنڈن میں جھوٹا مسیح آگیا اس کا قدم اس زمین میں اول ہے بعد ازاں ہمارا ہوگا جو کہ سچا مسیح ہے اور یہ جو حدیثوں میں ہے کہ دجال خدائی اور نبوت کا دعویٰ کرے گا۔

(ملفوظات جلد 2، صفحہ 512)

کشتی نوح کی اشاعت کثرت سے کی جائے

10 نومبر 1902ء کو مکرم خواجہ کمال الدین صاحب نے نماز مغرب سے پیشتر حضور سے ملاقات کی اور پشاور اور کوہاٹ کا ذکر سنایا کہ وہاں پر اکثر اشتہارات جو کہ ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ میں حضور کی مخالفت میں شائع ہوئے ہیں اس نظر سے پڑھے جاتے ہیں کہ گویا وہ حضور کے اشتہارات ہیں اسی مغالطہ سے سرحد کے لوگوں کے دلوں میں آپ کے متعلق یہ خیالات ذہن نشین ہیں کہ نعوذ باللہ جناب نے روزے اپنے خدام کو معاف کر دیئے ہیں اور دیگر الزام لگائے گئے۔ غرض یہ اشتہار اس وضع اور عنوان سے لکھے ہوئے ہیں کہ عوام الناس کو دھوکا لگتا ہے اور یہی خیال کیا جاتا ہے کہ آپ کا مضمون اور آپ کی تحریر ہے۔

حضرت اقدس نے فرمایا کہ

کشتی نوح وہاں کثرت سے تقسیم کر دی جائے یہی کافی ہے۔

خواجہ صاحب نے کہا ایک ذی وجاہت شخص کو میں نے دیکھا ہے کہ اس نے اسے پڑھ کر کہا کہ کتاب (کشتی نوح) تو عمدہ ہے اگر آخر میں مکان کے چندہ کا ذکر نہ ہوتا۔ میں نے اسے جواب دیا کہ کیا تم سے بھی ایک پیسہ مرزا صاحب نے مانگا ہے؟ یا تم نے دیا ہے؟ حضرت مرزا صاحب نے تو ان لوگوں کو مخاطب کیا ہے جو ان سے تعلق ابنیت کا رکھتے ہیں۔ کیا اگر ایک باپ اپنے بیٹوں سے دو ہزار اس لئے طلب کرے کے اسے ایک مکان بنانا ہے تو کیا یہ فعل اس کا قابل اعتراض ہوگا؟ اس پر وہ خاموش ہوگیا۔

(ملفوظات جلد 2، صفحہ 508)

مخالفین کا ردعمل

کشتی نوح منظوم

حضرت ثاقب مالیرکوٹلوی کی یہ نظم حضرت مسیح موعود کی زندگی میں الحکم میں شائع ہوئی

تمہارا زباں سے یہ اقرار بیعت
ہے لاشئے نہ جب تک ہو دل کی عزیمت
جو ہے میری تعلیم پہ دل سے عامل
کھلے دل سے ہو میرے گھر میں وہ داخل
وہ گھر جس کا وعدہ خدا نے دیا ہے
حفاظت کا تم سب کی ذمہ لیا ہے
جو اس دار کی چار دیوار میں ہے
ہمارے وہ الہام فی الدار میں ہے
نہ سمجھو وہی لوگ ہیں گھر کے اندر
ملا ہے جنہیں خشت اور خاک کا گھر
نہیں بلکہ وہ لوگ بھی دار میں ہیں
مری پیروی کے جو آثار میں ہیں
مرا گھر حقیقت میں روحانیت ہے
رہے اس میں تقویٰ کی جس میں صفت ہے
وہ ہیں چند باتیں مری پیروی کی
وہ ہے پیروی پیارے زندہ نبی کی
بڑی بات یہ ہے جو بالابتدا ہے
یقیناً یہ جانو کہ واحد خدا ہے
وہ قیوم ہے اس سے قائم جہاں ہے
وہ قادر ہے اور خالق جسم و جاں ہے
نہ بدلیں نہ بدلیں ازل سے ابد تک
نہیں رہ فنا کو صفات احد تک

(مسلسل صفحہ 5 پر)

حضرت مسیح موعود نے طاعون کا ٹیکا لگانے سے متعلق گورنمنٹ انگریزی کی کوششوں کی تعریف کرتے ہوئے اپنی جماعت کو ٹیکا نہ لگوانے کی ہدایت کی تھی اور فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ میری تعلیم پر عمل پیرا ہونے والوں کی حفاظت فرمائے گا اور یہ میری صداقت کا نشان ہوگا۔

جماعت احمدیہ کو ٹیکا نہ لگوانے کی ہدایت پر مخالفین نے بڑا شور مچایا۔ مصری جریدہ اللواء کے ایڈیٹر مصطفیٰ کمال پاشا کو بھی جب حضور کی ہدایت معلوم ہوئی تو اس نے یہ اعتراض کیا کہ آپ نے ٹیکے کی ممانعت کر کے ترک اسباب کیا ہے اور یہ خلاف قرآن ہے۔

29 نومبر 1902ء کو حضرت مسیح موعود مجلس احباب میں جلوہ گر ہوئے اور احباب کے ہمراہ سیر کو چلے۔ گزشتہ شب سول ملٹری گزٹ اور پاینیئر کے حوالے سے ٹیکہ سے طاعون کے خطرناک نتائج جو حضرت اقدس کو سنائے گئے تھے کہ ملکوال میں انیس موتیں ٹیکہ لگنے کے باوجود ہوئیں۔ اس پر فرمایا کہ یہ بھی خدا تعالیٰ کی کتنی رحمت ہے ہماری کشتی نوح میں صاف لکھا ہوا ہے کہ اگر آسمانی ٹیکہ کے علاوہ اور اس کے مقابلے پر کسی اور طرح سے زیادہ فائدہ ہو سکتا ہے تو ہمارا دعویٰ جھوٹا۔

اس ٹیکہ کے انتظام پر گورنمنٹ کا لاکھوں روپیہ صرف ہوتا ہے (مگر نتیجہ ظاہر ہے)

اس میں بھی خدا تعالیٰ کی حکمت ہے کہ ہماری کشتی نوح پر بڑے بڑے متعصب اخباروں نے حتی کہ مصر کے اللواء نے بھی مخالفت میں مضمون درج کیا کیا ان کی روسیاہی ہوئی یا نہیں؟ حق کا رعب ایسا ہوتا ہے کہ منہ بند ہو جاتے ہیں اب دیکھیں کہ اللواء کیا لکھے گا اور اب بھی شرمندہ ہوگا یا نہیں؟

ایک دو دن اور ٹھہر جائیں اور دیکھ لیں۔ ذرا طبیعت ٹھیک ہو جائے تو ان موتوں کے مفصل حالات دریافت کر کے پھر اللواء کو پیش کئے جائیں یہ اس کے لئے بڑا تازیانہ ہوگا یہ اللہ تعالیٰ کی طاقتیں ہیں اور اسی کا کام ہے۔

(ملفوظات جلد دوم، صفحہ 546)

نیز اس اعتراض کے جواب میں حضرت اقدس نے عربی زبان میں ''مواھب الرحمٰن'' کے نام سے کتاب تصنیف فرمائی جو جنوری 1903ء میں شائع ہوئی۔ اس کتاب میں ایڈیٹر مذکور کے اعتراض کا مفصل و مدلل جواب دیتے ہوئے اپنے عقائد اور جماعت کے لئے تعلیم اور ان نشانات کا بھی ذکر فرمایا ہے جو گزشتہ تین سال میں ظاہر ہوئے تھے۔

علمی شعاعیں

حضرت مسیح موعود کی اس معرکۃ الآراء کتاب سے غیر احمدی مصنفین نے بھی خوب استفادہ کیا ہے اور حضور کا نام اور کتاب کا حوالہ دیئے بغیر اس کے معارف اپنی کتب میں درج کئے ہیں۔

مثلاً

مولانا سید نذیر الحق قادری صاحب کی کتاب الاسلام میں پنجگانہ نمازوں کے اوقات کی حکمت سے متعلق کئی اقتباس درج ہیں (صفحہ 686 تا صفحہ 688) یہی مضمون ...... نے اپنی کتاب احکام اسلام عقل کی نظر میں بغیر حوالہ کے درج کیا ہے۔

(49 تا 51)

حضرت مسیح موعود کے بعض پرزور اقتباسات جی ایم مفتی صاحب مدیر ہفت روزہ قائد مظفر آباد آزاد کشمیر نے عذاب الٰہی کے عنوان کے تحت 23 اگست 1973ء کو اپنے اداریہ میں قلمبند کئے۔ بزرگ کشمیری صحافی میر عبدالعزیز صاحب ایڈیٹر ہفت روزہ انصاف راولپنڈی نے اس سرقہ کا پول کھولا اور کشتی نوح اور اداریہ کے اقتباس کا عکس شائع کرتے ہوئے سخت گرفت کی۔

(انصاف 22 اپریل 1976ء، صفحہ 6)

مولانا محمد مکی صاحب ایڈیٹر The Muslim Digest جنوبی افریقہ نے جولائی، اگست 1990ء کے شمارہ میں ایک اداریہ لکھا جو کشتی نوح کے انگریزی ترجمہ سے ماخوذ تھا۔

کشتی نوح کی تلاش

حقیقت یہ ہے کہ کشتی نوح کا سفر جاری ہے اور کروڑوں روحیں امن پا رہی ہیں مگر لوگ اب بھی کشتی نوح کو ڈھونڈتے ہیں اور پھر مایوس ہو جاتے ہیں۔

جناب مرتضیٰ برلاس صاحب موجودہ معاشرتی صورتحال کے حوالے سے اپنے اشعار میں اپنے جذبات یوں بیان فرماتے ہیں۔ ؎

''اب نوح'' نہیں جو ہمیں کشتی میں بٹھا لے
ورنہ کسی طوفان کے آثار تو سب ہیں
جس شاخ پہ بیٹھے ہوں اسی شاخ کو کاٹیں

نہ خود ہے پسر اور نہ اس کے پسر ہے
بری ایسے پیوند سے سربسر ہے
وہ زندہ ہے سولی پہ چڑھ کر مرے کیوں
وہ رو رو کے فریاد و غوغا کرے کیوں
وہ ہے دور اور اس پہ نزدیک تر ہے
اسے ذرہ ذرہ پہ یکساں نظر ہے
رگ جاں سے نزدیک اور دور ہے وہ
پرے آنکھ سے آنکھ کا نور ہے وہ
اگرچہ ہے اس ذات عالی میں وحدت
پہ اس کی تجلی میں پاؤ گے کثرت
جب انسان میں ہو نیا رنگ پیدا
دل و جان سے وہ خدا پر ہو شیدا

وہ صف اپنی ہستی کی ساری الٹ دے
وہ اک آن میں اپنی کایا پلٹ دے
جو خود اپنی حالت میں بالکل نیا ہو
نیا ہی خدا اس پہ جلوہ نما ہو
غرض جتنی اور جیسی رنگت دکھائے
خدا بھی اسے ویسی صورت دکھائے
مگر پاس آنے نہ دو تم تحیر
کہ ممکن ہے کیسے خدا میں تغیر
تغیر خدا میں نہ ہو گا ذرا کچھ
ازل سے نہ بدلا نہ بدلے خدا کچھ
وہ پہلے سے ہے اور کامل خدا ہے
وہ خالق ہے مخلوق اس سے جدا ہے

(مسلسل صفحہ 6 پر)

مگر جب کوئی بڑھ کے نیکی دکھائے
خدا بھی نئی اک تجلی دکھائے
چڑھے نردبان ترقی پہ جوں جوں
ترقی قدرت کا جلوہ ہو افزوں
وہ قدرت دکھاتا ہے عادت سے چڑھ کر
جو بندہ بدل جائے عادت سے بڑھ کر
جو ایسا بدل کر دکھائے خدا کو
خوارق میں اور معجزوں میں مثل ہو
جب ایسے خدا پر یقیں تم کو آئے
تو سمجھیں گے تم ہم پہ ایمان لائے
نہ کچھ فکر نفس اور آرام کی ہو
طلب دل میں صرف اس دل آرام کی ہو
مقدم وہی ہو علائق کو توڑو
الگ ہو کے سب سے فقط اس سے جوڑو
دکھاؤ رہ حق میں صدق و وفا تم
بنو مرد میدان شیر خدا تم
پرستار اسباب ہے ابن آدم
عزیز و اقارب پہ مرتا ہے ہر دم
وہ ہے محو حبّ عزیزان جانی
یہی دل کی ٹھنڈک یہی شادمانی
مگر تم کو صرف اس خدا کی طلب ہو
مقدم وہی اور اس کا ادب ہو
کرو اس طرح تم عبادت خدا کی
بنو آسماں پر جماعت خدا کی
ہمیشہ رہی ہے خدا کی یہ عادت
دکھاتا رہا ہے نشاں ہائے رحمت
پہ اس خوان نعمت سے بہرہ ہے اس کو
کہ ہو اپنے منعم کا دل سے رضا جو

(الحکم 17,10 جنوری 1903ء)

مشعل راہ

اگر تم خدا کے ہو جاؤ گے تو خدا تمہارا ہی ہے

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

اگر تم خدا کے ہو جاؤ گے تو یقیناً سمجھو کہ خدا تمہارا ہی ہے تم سوئے ہوئے ہو گے اور خدا تعالیٰ تمہارے لئے جاگے گا تم دشمن سے غافل ہو گے اور خدا اسے دیکھے گا اور اس کے منصوبے کو توڑے گا تم ابھی تک نہیں جانتے کہ تمہارے خدا میں کیا کیا قدرتیں ہیں اور اگر تم جانتے تو تم پر کوئی ایسا دن نہ آتا کہ تم دنیا کے لئے سخت غمگین ہو جاتے ایک شخص جو ایک خزانہ اپنے پاس رکھتا ہے۔ کیا وہ ایک پیسہ کے ضائع ہونے سے روتا ہے اور چیخیں مارتا ہے اور ہلاک ہونے لگتا ہے پھر اگر تم کو اس خزانہ کی اطلاع ہوتی کہ خدا تمہارا ہر ایک حاجت کے وقت کام آنے والا ہے تو تم دنیا کے لئے ایسے بے خود کیوں ہوتے خدا ایک پیارا خزانہ ہے اس کی قدر کرو کہ وہ تمہارے ہر ایک قدم میں تمہارا مددگار ہے تم بغیر اس کے کچھ بھی نہیں اور نہ تمہارے اسباب اور تدبیریں کچھ چیز ہیں۔ غیر قوموں کی تقلید نہ کرو جو بکلّی اسباب پر گر گئی ہیں اور جیسے سانپ مٹی کھاتا ہے انہوں نے سفلی اسباب کی مٹی کھائی۔ اور جیسے گدھ اور کتّے مُردار کھاتے ہیں انہوں نے مردار پر دانت مارے وہ خدا سے بہت دور جا پڑے انسانوں کی پرستش کی اور خنزیر کھایا اور شراب کو پانی کی طرح استعمال کیا اور حد سے زیادہ اسباب پر گرنے سے اور خدا سے قوت نہ مانگنے سے وہ مر گئے اور آسمانی روح ان میں سے ایسی نکل گئی جیسا کہ ایک گھونسلے سے کبوتر پرواز کر جاتا ہے ان کے اندر دنیا پرستی کا جذام ہے جس نے ان کے تمام اندرونی اعضاء کاٹ دئے ہیں پس تم اس جذام سے ڈرو۔ میں تمہیں حد اعتدال تک رعایت اسباب سے منع نہیں کرتا بلکہ اس سے منع کرتا ہوں کہ تم غیر قوموں کی طرح نرے اسباب کے بندے بن ہو جاؤ اور اس خدا کو فراموش کر دو جو اسباب کو بھی وہی مہیا کرتا ہے اگر تمہیں آنکھ ہو تو تمہیں نظر آ جائے کہ خدا ہی خدا ہے اور سب ہیچ ہے۔ تم نہ ہاتھ لمبا کر سکتے ہو اور نہ اکٹھا کر سکتے ہو مگر اس کے اذن سے۔ ایک مردہ اس پر ہنسی کرے گا مگر کاش اگر وہ مر جاتا تو اس ہنسی سے اس کے لئے بہتر تھا۔ خبردار!!! تم غیر قوموں کو دیکھ کر ان کی ریس مت کرو کہ انہوں نے دنیا کے منصوبوں میں بہت ترقی کر لی ہے آؤ ہم بھی انہیں کے قدم پر چلیں۔ سنو اور سمجھو کہ وہ اس خدا سے سخت بیگانہ اور غافل ہیں جو تمہیں اپنی طرف بلاتا ہے ان کا خدا کیا چیز ہے صرف ایک عاجز انسان اس لئے وہ غفلت میں چھوڑے گئے۔

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 22)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ہمت عالی

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

’’اس عالی سلسلہ میں داخل ہونے کیلئے وہی لائق ہے جو ہمت بھی عالی رکھتا ہو نیز آئندہ کے لئے ایک تازہ اور سچا عہد خدا تعالیٰ سے کر لے کہ وہ حتی الوسع بلاناغہ ہر ایک مہینہ میں اپنی مالی امداد سے ان دینی مشکلات کے رفع کرنے کیلئے سعی کرتا رہے گا۔ یہ منافقانہ کام ہے کہ اگر کوئی مصیبت پیش آوے تب خدا اور اہل خدا یاد آجائیں اور جب آرام اور امن دیکھیں تو لاپرواہ ہو جائیں خدا غنی بے نیاز ہے اس سے ڈرو اور اس کا فضل پانے کے لئے اپنے صدق کو دکھلاؤ۔ خدا تمہارے ساتھ ہو۔‘‘

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم)

ولادت

مکرم صادق احمد صاحب اور مکرمہ مبارکہ کلثوم صاحبہ وڑائچ ٹاؤن فیکٹری ایریا احمد ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے ہماری بیٹی مکرمہ رابعہ حماد صاحبہ اہلیہ مکرم حماد احسن صاحب آف لاہور کو 30/اگست 2013ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ بچی کا نام شافعہ حماد تجویز ہوا ہے۔ نومولودہ مکرم شفیق احمد خاں صاحب آف لاہور اور مکرمہ بلقیس اختر صاحبہ مرحومہ کی پوتی ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک، صالحہ، خادمہ دین، والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے اور دینی و دنیوی حسنات و ترقیات سے نوازے۔ آمین

مورچری کی سہولت

احباب جماعت کو اطلاع دی جاتی ہے کہ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مورچری یعنی میت کو سردخانہ میں رکھنے کی سہولت موجود ہے۔ ایسی صورت میں جہاں میت کو مورچری میں رکھنا ضروری ہو تو امیر صاحب جماعت/ صدر صاحب محلّہ کی تصدیق سے اس سہولت سے استفادہ کیا جاسکتا ہے۔ 047-6211373

47-212970،6213909

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

ولادت

مکرم حافظ منظور احمد چیمہ صاحب مربی سلسلہ راہوالی کینٹ گوجرانوالہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار کو مورخہ 28/اگست 2013ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت نومولود کو وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل فرماتے ہوئے مغفور احمد چیمہ نام عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم احسان اللہ خالد چیمہ صاحب کا پوتا اور مکرم ارشد محمود بھلی صاحب کا نواسہ ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو دین کا خادم، نافع الناس وجود، والدین کیلئے قرۃ العین، خلافت کا سچا وفا شعار خادم اور دونوں خاندانوں کیلئے باعث برکت بنائے۔ آمین

ملیریا سے بچاؤ کے طریق اختیار کریں

آج کل عام طور پر ہسپتال میں ملیریا کے مریضوں کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔ ملیریا سے بچاؤ کیلئے درج ذیل امور کی طرف خصوصی توجہ ہونی چاہئے۔ اس سلسلہ میں احباب کی خدمت میں گزارش ہے کہ

☆ گھروں کے باہر کیاریوں اور اردگرد کے ماحول میں سپرے کروائیں۔

☆ دروازوں اور کھڑکیوں پر جالی لگوائیں۔ اگر جالی لگی ہوئی ہے تو انہیں بند رکھیں۔

☆ خصوصاً رات کے اوقات میں Repellant میٹس اور جلیبی ٹائپ رنگ وغیرہ استعمال کریں۔

☆ گھروں کی چھتوں اور صحن میں سونے کی صورت میں مچھر دانی کا استعمال کریں۔

☆ گھروں کے باہر پانی کھڑا نہ ہونے دیں۔ ڈسٹ بن اوپر سے ڈھکے ہونے چاہئیں اور ان کو فوری طور پر خالی کر دیا جائے۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

اولاد نرینہ کورس دستیاب ہے۔ قیمت=/200روپے
بھٹی ہومیو پیتھک کلینک رحمت بازار ربوہ
0333-6568240

شناختی کارڈ ہمراہ لائیں

وزارت داخلہ نے ہسپتال میں زچہ و بچہ کی حفاظت کے لئے ملک بھر کے سرکاری اور نیم سرکاری اور تمام ہسپتالوں میں ڈیلیوری کے لئے شوہر کے شناختی کارڈ کو لازمی قرار دیتے ہوئے ہدایت جاری کی ہے کہ زچہ کے ہسپتال میں داخلہ سے قبل شوہر کا شناختی کارڈ اور غیر ملکی خاتون اپنے پاسپورٹ کی نقل جمع کرائے۔

درخواست کی جاتی ہے کہ ایسی تمام خواتین جو ڈیلیوری کیس کے سلسلہ میں فضل عمر ہسپتال تشریف لائیں وہ اپنے شوہر کے شناختی کارڈ کی فوٹو کاپی ہمراہ لائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

سانحہ ارتحال

مکرم عبدالصمد صاحب ابن مکرم عبدالحمید صاحب دارالعلوم غربی حلقہ خلیل ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میری خالہ محترمہ امۃ الرشید روحی صاحبہ اہلیہ مکرم طارق احمد صاحب جڑانوالہ ضلع فیصل آباد ہیپاٹائٹس کی موذی مرض میں عرصہ دس سال مبتلا رہنے کے بعد مورخہ 31/اگست 2013ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ آپ کی نماز جنازہ مورخہ یکم ستمبر کو مکرم ناصر احمد صاحب گورایہ مربی ضلع فیصل آباد نے جڑانوالہ میں پڑھائی اور احمدیہ قبرستان میں تدفین کے بعد دعا بھی آپ ہی نے کروائی۔ اس وقت آپ بطور ہیڈ مسٹریس گورنمنٹ گرلز ہائی سکول 353 گ۔ب جڑانوالہ میں فرائض ادا کر رہی تھیں۔ مرحومہ پانچ وقت کی نمازی اور ہر ایک کے دکھ سکھ میں شریک ہونے والی مخلص احمدی خاتون تھیں۔ ہر رمضان میں پورا قرآن کریم کا دور کیا کرتی تھیں۔ آپ نے پسماندگان میں دو بیٹے مہروز احمد، شہروز احمد اور ایک بیٹی ریحانہ عینی یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جانے والی روح کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

ولادت

مکرم جلال الدین شاد صاحب سابق ناظم مجلس انصار اللہ ضلع سیالکوٹ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے خاکسار کے بیٹے مکرم حسن جلال صاحب لندن کو مورخہ 16 جولائی 2013ء کو دو بیٹوں کے بعد بیٹی سے نوازا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت بچی کا نام فرخندہ جلال عطا فرما کر وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل فرمایا ہے۔ پہلے دونوں بیٹے بھی وقف نو میں شامل ہیں۔ نومولودہ مکرم نصیر الحق صاحب آف سویڈن کی نواسی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک، صالحہ، خادمہ دین اور والدین کیلئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے اور ہمیں ان کی احسن رنگ میں تربیت کی توفیق دے۔ آمین

ایمبولینس کی فراہمی

ربوہ کے تمام احباب جماعت کو مطلع کیا جاتا ہے کہ جب بھی مریض کو ایمرجنسی کی صورت میں فضل عمر ہسپتال لانا مقصود ہو تو درج ذیل نمبرز پر فوری رابطہ فرمائیں اور متعلقہ کارکن کو ایمبولینس کی فراہمی کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

فون نمبرز: 047-6211373,6213909

6213970,6215646

ایمبولینس سٹیشن: EXT 184

استقبالیہ 120

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

بقیہ از صفحہ 7

سزائیں تک مل چکی ہیں۔ صرف سعودی عرب میں 1920 پاکستانی قید ہیں جن پر منشیات کی سمگلنگ، چوری، قتل، ریپ وغیرہ کے الزامات ہیں۔ سعودی عرب کے بعد دبئی میں قید پاکستانیوں کی تعداد سب سے زیادہ ہے جو غیر قانونی قیام، منشیات کی سمگلنگ، فراڈ، چوری اور ٹریفک قوانین کی خلاف ورزی جیسے جرائم میں ملوث ہیں۔ برطانیہ کی جیلوں میں 335 پاکستانی تشدد، جنسی حملوں، چوری، فراڈ، ریپ اور قتل کے الزامات میں قید ہیں۔ امریکی جیلوں میں 102 پاکستانی قید ہیں جن پر امیگریشن کی خلاف ورزی، جنسی حملے، قتل، ڈرگ سمگلنگ، فراڈ شادیاں، ڈاکے مارنے کے الزامات ہیں۔ افغانستان میں اس وقت 346 پاکستانی قیدی ہیں جن پر دہشت گردی، طالبات سے تعلق، جعلی کرنسی، قتل، چوری، جعلی شناختی کارڈ، منشیات، ریپ اور غیر قانونی قیام کے الزامات ہیں۔ چین میں 206، بھارت میں 485 پاکستانی قیدی ہیں۔ ایران میں 200، اٹلی میں 127، جاپان میں 9، ہانگ کانگ میں 177، عراق میں 87 پاکستانی مختلف الزامات پر قید ہیں۔ اردن میں ایک پاکستانی ریپ کے الزام میں قید ہے۔ جنوبی کوریا میں 6 پاکستانی قتل، ڈاکے اور جنسی تشدد کے الزامات پر قید ہیں۔ کویت میں 265، ملائشیا میں 225، سوئٹزرلینڈ میں دو، قطر میں 29، اومان میں 629 پاکستانی قتل، ڈرگ سمگلنگ، غیر قانونی اسلحہ وغیرہ کے الزامات پر جیلوں میں بند ہیں۔

(روزنامہ دنیا 23 جولائی 2013ء)

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

11 ستمبر 2013ء

4:00 am	سوال و جواب
6:15 am	خطاب حضور انور بر موقع جلسہ سالانہ یوکے
9:20 am	علم الابدان اور لقاء مع العرب
11:55 am	جلسہ سالانہ کینیڈا 29 جون 2008ء
2:00 pm	سوال و جواب 15 مارچ 1998ء
6:00 pm	خطبہ جمعہ 30 نومبر 2007ء
11:30 pm	خطاب حضور انور بر موقع جلسہ سالانہ یوکے

56 ملکوں میں قید پاکستانی

اسلام آباد (رپورٹ: رؤف کلاسرا) پاکستان کے بارے میں ایک خوفناک انکشاف ہوا ہے کہ دنیا کے 56 ممالک میں اس وقت 8 ہزار کے قریب پاکستانی شہری دہشت گردی، ریپ، جھوٹی شادیوں، اغواء، فراڈ، منشیات کی سمگلنگ، تشدد، قتل، غیر قانونی اسلحہ اور جعلی کرنسی کے الزامات میں قید ہیں اور اب دعویٰ کیا گیا ہے کہ یہ دنیا کے کسی ایک ملک کے باشندوں کی ان سنگین جرائم میں ملوث ہونے کی بہت بڑی تعداد ہے۔ وزارت خارجہ کی دل ہلا دینے والی رپورٹ میں انکشاف کیا گیا ہے کہ دنیا کا شائد ہی کوئی اہم ملک ہوگا جس کی جیل میں کوئی پاکستانی قید نہیں اور کون سا الزام ہے جو ان پاکستانیوں پر نہ لگا ہو۔ ایک سرکاری افسر نے روزنامہ دنیا کو بتایا کہ پاکستانی وزارت خارجہ کی یہ خوفناک رپورٹ پاکستان اور پاکستانیوں کے بارے میں دنیا بھر میں قائم کی گئی بری اور منفی رائے کا ایک اور ثبوت ہے کہ دنیا میں ہر کوئی اب گرین پاسپورٹ والے شخص کو دہشت گرد، چور، ڈاکو، فراڈیا، منشیات کا سمگلر سمجھتا ہے اور پاکستانیوں کے لئے ہر ایئرپورٹ پر اب دوسرے مسافروں سے ہٹ کر سلوک کیا جاتا ہے۔ برطانیہ کی طرح بعض دفعہ فلائٹ سے اترنے والوں کو کتے تک سونگھتے ہیں۔

روزنامہ دنیا کو ملنے والی وزارت خارجہ کی سرکاری رپورٹ میں انکشاف کیا گیا ہے کہ دنیا کے ایک چوتھائی ممالک کی جیلوں میں پاکستانی قید ہیں اور ان پر سنگین الزامات ہیں اور اکثریت کو

(باقی صفحہ 7 پر)

ربوہ میں طلوع و غروب 11 ستمبر

طلوع فجر	4:26
طلوع آفتاب	5:47
زوال آفتاب	12:05
غروب آفتاب	6:23

حبوب مفید اٹھرا
چھوٹی ڈبی -/140 روپے بڑی -/550 روپے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
Ph:047-6212434 -6211434

E-Soft کمپیوٹر ٹریننگ سنٹر برائے خواتین
کمپیوٹر کورسز کوالیفائیڈ لیڈی ٹیچر کی زیر نگرانی
● بیسک کمپیوٹر ● مائیکروسافٹ آفس
● کمپوزنگ کورسز ● انٹرنیٹ کورس
مکان نمبر 24 گلی نمبر 6 رحمٰن کالونی ربوہ
047-6212109,0336-7063487
0333-8037010

سیل۔ سیل۔ سیل
لان کی تمام ورائٹی پر زبردست سیل جاری ہے
ورلڈ فیبرکس
ملک مارکیٹ نزد یوٹیلیٹی سٹور ریلوے روڈ ربوہ

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
NASEEM JEWELLERS
23K/22K JEWELLERY SUPPLIERS
پروپرائٹر: میاں وسیم احمد
فون دکان 6212837
Mob:03007700369
اقصیٰ روڈ ربوہ

فیصل آباد میں آپ کی اپنی دکان
عزیز کلاتھ و شال ہاؤس
لیڈیز و جینٹس سوٹنگ، شادی بیاہ کی فینسی و کامدار ورائٹی
پاکستان و امپورٹڈ شالیں، سکارف جرسی سویٹر، تولیہ
بینان و جراب کی مکمل ورائٹی کا مرکز
کارنر بھوانہ بازار۔ چوک گھنٹہ گھر۔ فیصل آباد
041-2604424,0333-6593422
0300-9651583

FR-10